کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرو

2446818
0320-4333647
0300-8271883

www.nafseislam.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

مقدمہ

اما بعد! انسان بعض اوقات معمولی سی غلطی سے سنگین نقصان اٹھاتا ہے متنبہ کرنے پر بھی وہ اپنی غلطی کو غلط نہیں مانتا بلکہ حق کہنے والے کو نہ صرف غلط کہتا ہے بلکہ اسے کوستا ہے اور اس پر سخت ناراض ہوتا ہے۔ یہی حال کھڑے ہوکر پیشاب کرنے والے مسلمانوں کا ہے کہ وہ مسلمانی دعوٰی کے باوجود انگریز کی تقلید میں اس فعل کو تہذیب گردانتا ہے اور اس کی معمولی سی مجبوری بھی ہے کہ پینٹ اسے بیٹھنے نہیں دیتی اگر بیٹھتا ہے تو پینٹ پھٹتی ہے یا خود دُکھی ہوتا ہے۔

ادھر تہذیب نو کا عشق بھی ہے حالانکہ ایک مسلمان کو زیب نہیں دیتا کہ وہ اپنے نبی پاک (ﷺ) کے حکم کے خلاف کرے جبکہ آپ (ﷺ) نے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنے سے قطرات جسم پر پڑنے کے سبب قبر کے عذاب کا باعث بن سکتے ہیں۔ اسی لئے فقیر نے اس رسالہ مین وہ احادیث مبارکہ جمع کردی ہیں جن میں کھڑے ہوکر پیشاب سے منع کیا گیا ہے اور ساتھ ہی اس حدیث شریف کے متعدد وجوہ بھی عرض کردیئے جن میں کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کا ذکر ہے تاکہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنے والا کسی ٹیڈی مجتہد کے غلط اجتہاد سے غلط راہ نہ چل سکے۔

اس رسالہ کی اشاعت الحاج محمد اسلم قادری عطاری کے سپرد کردی ہے مولیٰ عزوجل ناشرین اور فقیر کے لئے توشۂ راہِ آخرت اور مبتدین کے لئے مشعلِ راہ ہدایت نصیب فرمائے۔

(آمین) بجاہ حبیبہ سید المرسلین (ﷺ)

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور پاکستان ۲۰ شعبان ۱۴۲۲ھ

www.nafseislam.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد اللہ وکفیٰ والصلوۃ والسلام علیٰ من الصطفی

سیما محمد ن لمصطفیٰ وعلیٰ آلہ واصحابہ البررۃ

التقیٰ والنقیٰ۔

ہمارے دور میں بعض مسلمان کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کے عادی ہیں حالانکہ مسلمان کو زیبا نہیں وہ شریعتِ مطہرہ کے خلاف کرے یہ طریقہ نصاریٰ کا ہے۔اس میں غیروں کے طریقے سے عمل کرنے سے :

"من تشبہ بقوم فہو منہم"

(جس نے کسی قوم سے مشابہت کی وہ انہی میں سے ہے)

کی وعید لازم آتی ہے اس کے علاوہ چند اور زبردست خرابیوں کا ارتکاب ہوتا ہے امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے فرمایا کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنے میں چار خرابیاں ہیں۔

(1) بدن اور کپڑوں پر چھینٹیں پڑنا جسم ولباس بلاضرورت شرعیہ ناپاک کرنا اور یہ حرام ہے۔بحر الرائق میں بدائع سے ہے:

اما تبخیس الطاھر فحرام الا

یعنی پاک شے کو ناپاک کرنا حرام ہے۔اس طرح متعدد کتب فقہ میں درج ہے۔

(فائدہ)

مسلمان کی شان یہ ہے کہ ناپاک کو پاک کر دکھلائے نہ یہ کہ پاک شے کو ناپاک کرے علاوہ ازیں اس میں حرام پر عمل کرنا لازم آتا ہے،مسلمان بھائی سوچ لے کہ حرام فعل کے ارتکاب پر کتنی سزا ہے۔

(2) ان چھینٹوں کے باعث عذاب قبر کا استحقاق اپنے سر پر لینا۔رسول اللہ (ﷺ) فرماتے ہیں:

تنزھوا من البول فاعامۃ عذاب القبر منہ۔

پیشاب سے بچو کہ اکثر عذاب قبر اُسی سے ہے۔

(رواہ الدار قطنی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صالح)

www.nafseislam.com

(3) رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دو شخصوں پر عذاب قبر ہوتے دیکھا فرمایا:

کان احدھما لایستتر من بولہ وکان الاخر یمشی با النمیمۃ -

ان میں ایک تو اپنے پیشاب سے آڑ نہ کرتا تھا اور دوسرا چغلخوری کرتا تھا۔

(بخاری وغیرہ)

(فائدہ)

مسلمان سوچ لے کہ ایک غلط عمل سے قبر کا عذاب ملتا ہے۔

(3) راہ گذر ہو یا جہاں لوگ موجود ہوں تو باعث بے پردگی ہوگا، بیٹھنے میں رانوں زانوؤں کی آڑ ہوجاتی ہے اور کھڑے ہونے میں بالکل بے ستری اور یہ باعثِ لعنتِ الٰہی ہے حدیث میں ہے۔

لعن اللہ الناظر والنظور الیہ-

جو دیکھے اُس پر بھی لعنت اور جو دکھائے اُس پر بھی لعنت ہے۔

(فائدہ)

مسلمان غور فرمائے کہ خدا کی لعنت و پھٹکار ایک معمولی غلطی سے کیوں ہے۔

(4) یہ نصاریٰ سے تشبہ اور اُن کی سُنت مذمومہ میں ان کا اتباع ہے آج کل جن کو یہاں یہ شوق جاگا ہے اُس کی یہی علت ہے اور یہ موجبِ عذاب وعقوبت ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے:

لاتتبعو اخطوات الشیطٰن -

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: من تشبہ بقوم فھو منھم -

اس کی حرکت سے نہی اور اس کے بے ادبی وجفا وخلاف سنتِ مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہونے میں احادیث صحیحہ معتمدہ وارد ہیں۔

اتباع رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)

مسلمان کو اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اتباع ضروری ہے نہ کہ نصاریٰ کی۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا عمل احادیثِ صحیحہ سے ملاحظہ ہو۔

www.nafseislam.com

"من حدثكم ان النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کان یبول قائما فلا تصدقوہ ماکان یبول الا قاعدا"

جوتم سے کہے کہ حضور اقدس اطہر (ﷺ) کھڑے ہوکر پیشاب فرماتے اُسے سچا نہ جاننا۔ حضور (ﷺ) پیشاب نہ فرماتے تھے مگر بیٹھ کر۔

امام ترمذی فرماتے ہیں:

حدیث عائشۃ احسن شئی فی ھذا الباب واصح۔

جتنی حدیثیں اس مسئلہ میں آئیں سب سے پہلے یہ حدیث بہتر وصحیح تر ہے۔ یہی حدیث صحیح ابوعوانہ ومستدرک وحاکم میں ان لفظوں سے ہے۔

ما بال قائما منذ انزل علیہ القرآن ☆

جب سے حضور اقدس (ﷺ) پر قرآن اُترا کبھی کھڑے ہوکر پیشاب نہ فرمایا۔

(سوال)

ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کے برعکس حضرت حذیفہ رضی اللہ کی روایت میں ہے کہ حضور (ﷺ) نے کھڑے ہوکر بول مبارک فرمایا۔

(جواب)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں دوامی عمل کا ثبوت ہے۔ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں دوامی عمل نہیں بلکہ وہ ایک ضرورت کے پیشِ نظر ہے اور شرعی قواعد کی رُو سے ضرورت کا عمل ضرورت تک محدود ہوتا ہے اور قابل عمل اور سنت وہی عمل ہے جو دائمی ہو۔

(نکتہ)

ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کی روایت میں گھر میں دائی عمل کا ثبوت ہے اور یہ ایسا عمل ہے کہ اس میں بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت نہیں ہوتی جتنا گھر سے باہر ضرورت ہوتی ہے۔ تو جو عمل حضور نبی پاک (ﷺ) گھر میں احتیاط سے کر رہے ہیں اس کی گھر سے باہر کتنی احتیاط ہوگی۔ (فافہم)

(۲) بزاز اپنی مسند میں بسند صحیح بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ (ﷺ) فرماتے ہیں:

www.nafseislam.com

"ثلاث من الجفاء ان يبول الرجل قائما او يمسح جبهته قبل ان يفرغ من صلاته او ينفخ في سجوده"

تین باتیں جفا و بے ادبی سے ہیں یہ کہ آدمی کھڑے ہو کر پیشاب کرے یا نماز میں اپنی پیشانی سے (مثلاً مٹی یا پسینہ) پونچھے۔ یا سجدہ کرتے وقت (زمین پر مثلاً غبار صاف کرنے کو) پھونکے۔ تیسیر میں ہے رجالہ رجال الصحیح اس حدیث کے سب راوی ثقہ معتمد صحیح کے راوی ہیں، عمدۃ القاری میں ہے:

"رواہ البزاز بسند صحیح" اسے بزاز نے بسند صحیح روایت کیا۔

(فائدہ)

جس کام کو خود رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) جفا اور بے ادبی بتا رہے ہیں پھر اس سے بڑھ کر بدقسمت کون ہے کہ کھڑے ہو کر پیشاب کر کے ظالموں اور گستاخوں میں شامل ہو جائے کوئی مسلمان تو اس کی جرأت نہیں کر سکتا غیر مسلم کریں تو وہ پہلے بھی ظالم اور گستاخ و بے ادب ہیں۔

راوی "قال رآنی النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) فانا ابول قائما فقال یا عمر لا تبل قائما فما بلت قائما بعد"

رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا فرمایا اے عمر! کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرو۔ اُس دن سے میں نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہ کیا۔

(۴) ابن ماجہ و بیہقی جابر رضی اللہ سے راوی

"نہی رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ان یبول الرجل قائما"

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔

(سوال)

حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "اتی النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) سباطة قوم فبال قائما" نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک گھورے پر تشریف لے گئے اور وہاں کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا رواہ الشیخان، جب حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کھڑے ہو کر پیشاب کرنا ثابت ہے تو جواز میں کون سا شک ہے؟

(جواب)

www.nafseislam.com

اُم المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا ست منسوخ ہے۔ یہ امام ابوعوانہ نے اپنی صحیح اور ابن شاہین نے کتاب السنہ میں اختیار کیا۔

(فائدہ)

منسوخہ آیات واحادیث پر عمل کرنا ممنوع ہے۔ اسی لئے کھڑے ہوکر پیشاب کرنا احکامِ منسوخہ پر عمل کرنے والوں میں شمار ہوگا۔

(سوال)

فتح الباری اور عینی میں ہے کہ حدیث حذیفہ منسوخ نہیں؟

(جواب نمبر 1)

ان دونوں روایتوں میں کے تقدم وتاخر میں تو کسی کو شک نہیں ہوسکتا بلکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا مشاہدہ تا وصال دائمی مشاہدہ ہے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا مشاہدہ صرف کسی ایک وقت کا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مشاہدہ دائمی ہے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے مشاہدے سے مقدم بھی اور موخر بھی اور قاعدہ یہ ہے کہ شریعت میں حضور سرور عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے وہ افعال مبارکہ قابل عمل ہیں جو آپ نے آخر میں کیے ہوں اور اسی کا نام نسخ ہے۔

(جواب نمبر 2)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نسخ کے لئے وہ روایت زیادہ موزوں ہے جس میں حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کو جفا فرمایا اور حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) سے جفا کا تصور ظلمِ عظیم ہے اسی لئے آپ کا کھڑے ہوکر پیشاب تسلیم لیکن وہ حکم منسوخ ہوگیا۔

پیشاب کھڑے ہوکر کرنے کی وجوہ

(۱) اس وقت زانوئے مبارک میں زخم تھا بیٹھ نہ سکتے تھے یہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہوا حاکم ودار قطنی اُن سے راوی:

"ان النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) بال قائما من جرح کان بما بضہ"

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کھڑے ہوکر پیشاب فرمایا بوجہ زخم کے لیکن یہ حدیث ضعیف ہے اور ذہبی نے اسے منکر فرمایا۔

(۲) وہاں نجاسات کے سبب جگہ نہ تھی امام عبد العظیم زکی الدّین منذری نے اس کی ترجی کی:

"قال العینی قال المنذری لعله کانت فی السباطة نجاسات رطبة وهی رخوة فخشی ان یتطاهر علیه قال !" یعنی قیل فیه نظر لان القائم اجدر بهذه الخشیة من القاعد وقال الطحطاوی لکون ذلک سهلا فلا یخدد فیه البول فلا یرتد علی البائل۔

امام عینی نے فرمایا کہ منذری فرماتے ہیں کہ شاید گھورے پر نجاستیں تھیں اور وہ جگہ نرم ہوتی ہے اس سے خطرہ ہوتا ہے کہ کہیں پیشاب کے قطرات نہ اڑیں امام عینی نے فرمایا اس وجہ پر نظر ہے اس لئے کہ بصورۃ قیام اس میں اور زیادہ خطرہ بنیت بیٹھنے کے امام طحطاوی نے فرمایا کہ حالت قیام میں یہ صورت زیادہ آسان ہے اس سے پیشاب کے قطرات نہیں اڑیں گے اور نہ ہی پیشاب کرنے والے پر قطرات گرینگے۔

(فائدہ)

ہاں یہی صحیح ہے کہ جہاں تر نجاسات جمع ہوں تو وہاں بیٹھنے کی جگہ بھی نہ ہو تو وہاں کھڑے ہوکر ہی پیشاب کرنا زیادہ آسان ہے اسی کو محدثین نے مستحسن فرمایا چنانچہ مرقات شرح مشکوۃ میں ہے:

"قال السید جمال الدین قیل فعل ذلک لانه لم یجد مکانا للقعود لا متلاء المضع با لنجاسة"

سید جمال الدین نے فرمایا کہ آپ نے یہ عمل مجبوراً کیا کہ وہاں بیٹھنے کی جگہ نہ تھی کیونکہ وہ مقام نجاسات سے بھرا پڑا تھا۔

(۴) اُس میں ڈھال ایسا تھا کہ بیٹھنے کا موقع نہ تھا اُسے ابہری وغیرہ نے نقل کیا:

قال العینی قال بعضهم لانه (صلی اللہ علیہ وسلم) لم یجد مکانا للقعود لکون الطرف الذی یلیه من السباطة علیا مرتفعا وقال القاری فی المرقاة قال الا بهری قیل کان ما یقابله من السباطة عالیا ومن خلفه منحدرا مستقلا لو جلس مستقبل السباطة سقطا لی خلفه ولو جلس ستد برالها بدا عورته للناس قیل فعل ذلک لانه ان استدبرا السباطة تبدو والعورة وان استقبلها خیف ان یقع علی ظهره

www.nafseislam.com

مع احتمال ارتداد اصول الیہ"

امام عینی نے فرمایا کہ بعض نے کہا ہے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی ایک مجبوری یہ تھی کہ بیٹھنے کی جگہ نہ تھی کیونکہ وہ جگہ جو آپ (ﷺ) کے پیشاب کرتے وقت سامنے تھی اور اونچی تھی اور حضرت ملاعلی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ مقام جو آپ کے آگے تھا اونچا تھا اور وہ جو پیچھے تھا ڈھلان اور نیچے گہرا تھا اگر گھورے کے سامنے بیٹھتے تو آپ کے لئے پیچھے کی طرف گرنے کا خطرہ تھا اگر آپ اسے پیٹھ دیکر بیٹھتے تو جسم کے ننگے ہونے کا اندیشہ تھا پھر فرمایا کہ آپ (ﷺ) نے کھڑے ہوکر اس لئے پیشاب فرمایا کہ اگر گھورے کو منہ کرتے تو سترِ عورت نہ ہوتا اگر پیٹھ کرتے تو نیچے گرنے کا اندیشہ اور یہ خطرہ بھی تھا کہ کہیں پیشاب واپس نہ لوٹے۔ اور فتح الباری میں ہے کہ:

"انہ (صلی اللہ علیہ وسلم) لم یجد مکانا یصلح للقعود فقام لکون الطرف الذی یلیہ من السباطتہ کان غالیا فامن ان یرتد الیہ شئی من بولہ او فجعل ماقام علیہ عالیا وما یقابلہ منحدرا و جعلہ بسبب الامن من ارتداد البول فانقلب الامر علی من نقل عنہ الابہری فجعل ماقام علیہ منحدرا وما یقابلہ عالیا وجعلہ بسبب خوف السقوط فی القعود مع انہ کذلک فی القیام الا نادرا"

حضور (ﷺ) کو اس وقت کوئی جگہ نہ ملی جہاں بیٹھ کر پیشاب فرماتے اسی لئے کھڑے ہوکر پیشاب فرمایا کہ گھورے کا اگلا حصہ اونچا تھا اس لئے پیشاب کے واپس لوٹنے کا کوئی خطرہ نہ تھا اسی لئے کھڑے ہونے کی جگہ اختیار فرمائی کہ پیشاب نیچے گرے اور کھڑے ہونے کی جگہ اونچی اختیار فرمائی تاکہ پیشاب واپس نہ لوٹے یہ اس کے برعکس ہے جو ابہری نے نقل کیا۔ بہرحال اس وقت حضور (ﷺ) کا کھڑے ہوکر پیشاب کرنا بوجہ مجبوری تھا۔

(۵) اس وقت پشت مبارک میں درد تھا عرب کے نزدیک یہ فعل سے استشفا ہے۔ یہ جواب امام شافعی وامام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ہے چالیس طبیبوں کا اتفاق ہے کہ حمام میں ایسا کرنا ستر کی دوا ہے۔

(ذکرہ القاری عن زین العرب عن حجۃ الاسلام)

(فائدہ) علامہ عینی نے فرمایا کہ:

www.nafseislam.com

"قال الشافعی لما سألہ حفص الفرد عن الفائدة فی بولہ قائما العرب تستشفی لوجع الصلب بالبول قائما فتری انہ کان بہ اذذاك اہ وفی فتح الباری روی عن الشافعی واحمد فذکر نحوہ قال العینی قلت یوضح ذلك حدیث ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ المذکور انفا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب حفص الفرد سے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کا فائدہ سوال ہوا تو فرمایا کہ عرب پیٹھ کے درد کا علاج یونہی کرتے ہیں آپ کو اس وقت یہی مرض لاحق تھا اسی لئے آپ (ﷺ) نے کھڑے ہوکر پیشاب فرمایا اور فتح الباری میں ہے کہ امام شافعی واحمد رحمہما اللہ نے ایسے فرمایا ہے اور امام عینی فرمایا کہ اسکی وضاحت ابوہریرہ کی روایت سے ہوتی ہے اور وہ اوپر مذکور ہوئی ہے۔

(۶) مازری نے فرمایا کہ آپ (ﷺ) نے کھڑے ہوکر پیشاب اس لئے فرمایا کہ کھڑے ہوکر پیشاب اس لئے فرمایا کہ کھڑے ہونے میں دبر سے حدث کے خروج ہونے سے امن ہوجاتا ہے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"اصول قائما احصن للدبرہ"

کھڑے ہوکر پیشاب کرنے سے دبر (کی نجاست کے خروج) سے مضبوطی ملتی ہے۔ بخلاف بیٹھ کر پیشاب کرنے کے کہ اس میں خدشہ ہے کہ دبر سے خروج حدث ہو۔

امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ بالا علت کے ساتھ اضافہ کیا کہ حضور سرور عالم (ﷺ) نے ایسے اسی لئے اس وقت پیشاب کرنے میں بہت سے گھر کے قریب تھے۔

ناگوار جواب

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے اس سے قبل جواب (۵) سے بھی ناگواری کا اظہار فرمایا کہ بات تو چل رہی ہے کہ کھڑے ہوکر بحالت اضطرار ہوتا ہے اور اس میں انسان کا اپنا اختیار نہیں ہوتا اور استشفاء (علاج کرنا) قصداً اور غیر مضطرانہ طور پر ہوتا ہے پھر یہ جواب اس کے لئے کام دے سکتا ہے اور اس جواب (۶) سے تو بہت زیادہ ناگواری محسوس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) کے ایسے خدشات کا تصور شانِ رسالت (ﷺ) کے خلاف ہے کہ ایسا امر جو کہ عام آدمی کے لئے بھی خفت کا موجب وہ شہ کونین

www.nafseIslam.com

(ﷺ) کی شانِ اقدس میں تصور نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر طرح کی معمولی سے معمولی خفت سے بھی معصوم بنایا ہے۔ (فتاوی رضویہ جلد ۲ صفحہ ۱۵۰)

(۷) امام عینی نے قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ سے یہ توجیہ بتائی کہ حضور سرور عالم (ﷺ) امور مسلمین میں کافی دیر تک مصروف رہے ادھر آپ کو پیشاب کا تقاضا ہوا آپ حسب عادت دور نہیں جاسکتے تھے اور یہ گھورا قریب ہی تھا اور پیشاب کے لئے موزوں تھا لیکن یہاں کھڑے ہوکر پیشاب مبارک کے سوا چارہ نہ تھا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے آپ کے لئے کپڑا وغیرہ تان لیا تاکہ لوگوں سے آپ پوشیدہ کھڑے ہوکر پیشاب مبارک سے فارغ ہوں۔

امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ناگواری

آپ اس جواب میں بھی ناگواری کا ظاہر فرماتے ہیں کہ آپ (ﷺ) نے پیشاب کے تقاضے سے مجبور ہوکر دور جانے کی بجائے قریبی گھورے پر کھڑے پیشاب مبارک فرمالیا۔ امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ نے فرمایا کہ اس میں حضور سرور عالم (ﷺ) کے لئے مجبوری کو علت نہ بنایا جائے بلکہ صرف اتنا کہا جائے کہ آپ (ﷺ) نے عادت کے خلاف دور جانے کے بجائے قریبی گھورے پر مبارک فرمالیا۔ (تاکہ پھر بدستور امور مسلمین میں مشغول ہوں۔ اویسی غفرلہ)

ابوالقاسم بلخی اپنی کتاب:

"قبول الاخبار معرفۃ الرجال"

میں فرماتے ہیں حدیث حذیفہ فاحش منکر ہے یہ زنادقہ کی کاروائی ہے کہ ایسی حدیث گھڑ کے مسلمانوں میں پھیلا دی۔

امام عینی کی حق پسندی

امام عینی نے فرمایا کہ ایسا کہنا سوء ادب ہے ہم تو اسے سننا گوارہ نہیں کرتے کیونکہ حدیث حذیفہ نہایت ہی صحیح ہے، ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

فیصلہ......

www.nafseislam.com